السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں عام طور پر میت کو سیدھا لٹا کر اس کی گردن کو موڑ کر قبلہ کی طرف منہ کر دیتے ہیں (قبر میں) جبکہ میں نے فتاویٰ اسلامیہ مترجم جلد دوئم طبع دارالسلام میں شیخ ابن عثمین رحمۃ اللہ علیہ کا جواب پڑھا ہے کہ میت کو دائیں پہلو پر قبلہ رخ دفن کیا جائے اسی طرح احکام الجنائز مترجم ص 183 مسئلہ نمبر 152 میں لکھا ہے میت کو قبر میں دائیں کروٹ لٹایا جائے گا۔ محترم شیخ! مسئلہ کی صحیح وضاحت فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا (محمد رمضان سلفی عارف والا)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق (اجماع) ہے کہ میت کا رُخ قبر میں قبلے کی طرف ہونا چاہیے۔

(دیکھئے المحلی لابن حزم ج5 ص173 مسئلہ: 615 احکام الجنائز للالبانی ص51 فقرہ: 104)

اس کی تائید میں دو حدیثیں بھی مروی ہیں، جن کی تحقیق درج ذیل ہے:

1۔ "قِبْلَتِكُمْ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا" تمہارے زندہ اور فوت شدہ لوگوں کا قبلہ۔

(ابوداود 2875 نسائی: 4017 المستدرک للحاکم 359،459)

اس کی سند یحییٰ بن ابی کثیر کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے اور السنن الکبریٰ للبیہقی (3/409) میں اس کے ضعیف شواہد بھی ہیں جن کے ساتھ یہ ضعیف ہی ہے۔

2۔ سیدنا براء بن معرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور استقبال القبلہ کی وصیت

(الاوسط لابن المنذر 3205 السنن الکبریٰ للبیہقی 3،384 المستدرک للحاکم (353۔354 ح1305)

اسے یحییٰ بن عبداللہ بن ابی قتادہ رحمۃ اللہ علیہ (وثقہ ابن حبان والحاکم وغیرھما) نے عن ابیہ (عبداللہ بن ابی قتادہ رحمۃ اللہ علیہ) کی سند سے بیان کیا ہے، لیکن مستدرک الحاکم میں اسے سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کر دیا گیا ہے جیسا کہ نصب الرایہ (2/252) اور اتحاف المھرۃ (4/133 ح4054

وغیرہما سے ظاہر ہے، اور یہ اضافہ وہم (غلط) ہے۔ (دیکھئے ارواء الغلیل 3/153 ح689)

اس روایت میں نعیم بن حماد پر اعتراض باطل ومردود ہے، لیکن یہ سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ السنن الکبریٰ للبیہقی (3/384 فیہ ابن شہاب الزھری وعنعن) میں اس کا ضعیف ومرسل شاہد بھی ہے اور اسے "مرسل جید" کہنا محل نظر ہے۔

(مشہور تابعی امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ یہ پسند کرتے تھے کہ میت کو موت کے وقت قبلہ رُخ کرنا چاہیے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 3/239 ح10872 وسندہ صحیح

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "اگر اس کا پہلو قبلہ رخ کیا جائے تو یہ (بہتر) ہے، اور (ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:) میرا خیال ہے کہ انھوں نے فرمایا: اور اگر چاہیں تو وہ پشت کے بل لیٹا ہوا اور اس کا چہرہ قبلہ رُخ کر دیا جائے۔ (مسائل ابی داود ص138)

(مختصر یہ کہ عربوں کی طرح اگر دائیں پہلو قبلہ رُخ لٹا دیا جائے تو جائز ہے اور اگر عام لوگوں کے مسلسل عمل یعنی پشت پر لیٹی ہوئی میت کا صرف چہرہ قبلہ رخ کر دیا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔ واللہ اعلم (5/اپریل 2011ء

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ